بسمہ تعالیٰ

محسنان اسلام کی یاد اوران کی علمی میراث کو زندہ رکھنے
کے لیے پہلا قدم

# مرکز احیاء آثار بر صغیر




خیابان امیر کبیر ، کوچہ ۱۵، فرعی ۴، پلاک ۱۸، قم اسلامی جمہوری ایران
Ph: ۰۰۹۸-۲۵-۳۶۵۰۰۷۸۶, Mob: ۰۰۹۸-۹۱۹۹۷۰۴۳۷۲
e-mail: Maab۱۴۳۱@yahoo.com/www.maablib.com

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

بسم الله الرحمن الرحيم

قال علی علیه السلام: «لا سنة افضل من التحقیق»

(عیون الحکم والمواعظ، ص ۵۳۴)

زندہ و جاوید قوموں کا دستور ہے کہ وہ اپنے بزرگوں اور محسنوں کی یاد کو ہمیشہ تازہ اور ان کی میراث کو محفوظ رکھنے کیلئے ہمیشہ کوشاں رہتی ہیں لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑھ رہاہے کہ ملت اسلامیہ کے وہ بزرگ اور محسنان اسلام کہ جنہوں نے حضرت علی علیہ السلام کے اس فرمان **"تحقیق سے افضل کوئی سنت نہیں۔"** کے مطابق دن اور رات کا فرق مٹاتے ہوئے، گرمی کی شدت اور سردی کی ہدّت کی پرواہ کئے بغیر اور جان ومال کی پرواہ کیے بغیر مذہب حقہ کے دفاع میں جو علمی کارنامہ اور تحقیقی کاوشیں سپرد قلم کی تھیں اور جس کے نتیجے میں سینکڑوں دانشوروں کو جام شہادت نوش کرناپڑا۔

ان کی یہ علمی میراث یاتوفراموشی کے صندوق میں میں مقفل میں ہے یا پھر ان میں سے بیشتر زمانہ کی ستم ظریفیوں اور ورثاء کی عدم توجہی کی وجہ سے صفحہ ہستی سے نابود ہوچکی ہیں اورجو محفوظ رہ گئیں ہیں وہ بھی نابودی کے دہانے پر جا پہنچی ہے۔

اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں کہ برصغیر کی ملتِ اسلام خصوص مکتب اہل بیت کے پاس اپنے بزرگوں کی ہزارھا گرانبھا تالیفات موجود ہیں لیکن موجودہ دور کے بازار علم اور عمومی اور اکثر خصوصی کتابخانوں میں ان ہزاروں انمول کتابوں میں سے انگشت شمار کتابیں بھی دستیاب نہیں ہیں۔ **مثال کے طورپر:**

**ا۔ شہید ثالث قاضی سید نوراللہ** شوشتری ۱۰۱۹ھ مدفون آگرہ جنہیں مذہب تشیع کے دفاع کے جرم میں جہانگیر کے درباری ملاؤں نے بے دردی سے قتل کرنے کا فتوی دیاآپ کی (۱۵۰ایک سو

پچاس) علمی کتابوں میں سے صرف دو کتابوں کا اردو میں ترجمہ ہوا لیکن وہ بھی مکمل ترجمہ نہ ہو سکا۔

**۲۔ شہید رابع مرزا محمد کامل** دہلوی ۱۲۳۵ھ کہ جنھوں نے سب سے پہلے **"تحفہ اثنا عشریہ"** کا **"نزہۃ اثنا عشریہ"** کے نام سے ۱۲ جلدوں پر مشتمل جواب تحریر کیا تھا اور اس کے نتیجہ میں آپ کو دشمنوں کے ہاتھوں جام شہادت نوش کرنا پڑا (اس کتاب کی تصویر آخر میں پیش کی گی ہے) آپ کی ستر ۷۰ کتابوں میں سے صرف پانچ ۵ کتابیں بعض کتابخانوں کی زینت ہیں۔ لیکن بازا میں ایک بھی موجود نھیں ہے۔

**"تحفہ اثنا عشریہ"** **کے دوسرے پچاس نایاب جوابوں** پر مشتمل کتابوں میں سے فقط **"عبقات الانوار"** کی چند جلدوں اور حال ہی میں سترہ ۱۷ جلدوں میں طبع ہونے والی کتاب **"تشیید المطاعن"** کے علاوہ دیگر کوئی جواب بازار میں تشنہ علم کی پیاس بوجھانے کیلئے دستیاب نہیں ہے، یہاں تک کہ ان میں سے اکثر تو ابھی تک ایک مرتبہ بھی نہیں چھپ سکے، جس کی وجہ سے یہ علمی ذخیرہ بڑے بڑے کتابخانوں میں بھی میسر نہیں ہیں۔ بلکہ ان میں سے بعض کا صرف ایک ہی قلمی نسخہ بعض افراد کے پاس موجود ہے۔

**۳۔** خاندان اجتھاد میں سے آیۃ اللہ فی العالمین **سید دلدار علی غفران مآب متوفی ۱۲۳۵ھ** اور ان کی اولاد واحفاد کی بلند ہمت ہستیاں جیسے سلطان العلماء و سید العلماء، تاج العلماء، ممتاز العلماء و دیگر علماء اعلام کہ جنھوں نے برصغیر میں مذہب اہل بیتؑ کی حقیقی معنوں میں پاسبانی کی ہے اس خاندان کے مجموعی علمی آثار کی تعداد ایک اندازے کے مطابق ایک ہزار (۱۰۰۰) کتابوں کے قریب ہے ان میں سے صرف آیۃ اللہ سید علی نقی معروف بہ نقن صاحب قبلہ اور مولانا سید مہدی لکھنویؒ کی چند کتب ورسائل کے علاوہ باقی بزرگوں کے آثار بعض کتاب خانوں کی زینت بنے ہوے ہیں۔

۴۔ متکلم عظیم الشان ناصر مذہب اہل بیتؑ آیۃ اللہ العظمی **سید مفتی محمد قلی خان متوفی ۱۲۶۰ھ** اور ان کی اولاد واحفاد جیسے امام المتکلمین میر حامد حسین صاحب عبقات الانوار، علامہ سید اعجاز حسین صاب۔کشف الحجب والاستار ،وشذور العقیان،ا وراسی طرح ایۃاللہ سید ناصر حسین ناصر الملۃ،اور دیگر حضرات کی کتابیں بھی اسی داستان کا حصہ ہیں۔

**۵۔ بلند پایہ مفسر آیۃ اللہ العظمی سید ابوالقاسم حائری لاہوری متوفی ۱۹۲۰ء** اور ان کے فرزند ارجمند آیۃاللہ سید علی حائری لاہوری متوفی ۱۹۴۰ء کے عظیم علمی شہکار "**تفسیر لوامع التنزیل**" کہ جو ۲۷ جلدوں پر مشتمل ہے۔(جسے اگرآج، طبع اشاعت کی زینت بخشی جائے توبقول آیت اللہ العظمی سید مرعشی نجفیؒ کے کہ یہ کتاب حجم کے اعتبار سے بحارالانوار سے کہیں زیادہ جلدوں پر مشتمل ہوگی۔واضح رہے کہ بحار الانوار ۱۱۰ جلدوں پر مشتمل ہے۔) جبکہ ان دو بزرگ ہستیوں کی اس کتاب کے علاوہ ایک سو ۱۰۰ سے زائد دوسرے علمی آثار میں سے فقط تین مختصر رسالے بعض اوقات مل جاتے ہیں۔

**۶۔ نابغہ زمان آیت اللہ العظمی مفتی سید میر عباس موسوی متوفی ۱۳۰۶ھ** استاد میر حامد حسین نیز متوفی ۱۳۰۶ھ کی تین سو ۳۰۰ سے زائد فقہی، کلامی، تفسیری، تاریخی علمی آثار میں سے فقط دو کتابیں چند سال قبل بیروت سے زیور طبع اشاعت ہو چکی ہیں بقیہ فراموشی کے گہرے سمندر میں ابھی تک مدفون ہیں۔

**۷۔ علامہ سبحان علی خان متوفی ۱۲۶۴ھ** وہ باعظمت و بلند ہمت ہستی کہ جنہوں نے اپنے دور میں جہاں اَوّدھ کی شیعہ حکومت کے منصب وزارت کو،بڑی برد باری اور ہمت کیساتھ سنبھالا، ساتھ ہی شیعیان کربلا و نجف کی بھرپور طریقہ سے مالی مدد کی اس سلسلے میں ان کی موقوفات آج تک کربلاء میں باقی ہیں، اس ساری خدمت کے ساتھ ساتھ ۲۰ سے زائد مذہب حقہ کے دفاع میں کلامی کتب تحریر فرمائیں کہ جن میں سے ایک "**الوجیزہ فی اصول الدین**" ہے جو "**تحفہ اثنا**

عشریہ" کا ایسا جامع اور مختصر جواب ہے جسکے بارے میں علامہ سید سجاد حسین بارہوی متوفی ۱۹۰۶ء نے اپنی کتاب رسالہ سجادیہ ص ۱۰ پر یہ الفاظ تحریر فرمائے ہیں:

**"الوجیزہ کی نظیر پیش کرنا فقط ناممکن ہی نہیں ہے بلکہ محال ہے۔"** اس نابغہ روزگار اور ان کے بھائی، حسین خان متوفی ۱۲۴۰ھ کی ایک کتاب بھی اس وقت بازار تو دور کی بات خود بڑے کتب خانوں میں بھی میسر نہیں ہے، اور اس سے بڑا ظلم یہ کہ اس عظیم ہستی کے ورثا بھی زمانے کی ستم ظریفی یا بے توجہی کی بنا پر انکی کتب کی طرح انکی ذات کو بھی فراموش کر چکے تھے، اور نہ صرف یہ کہ فراموش کر چکے تھے سچی بات تو یہ ہے کہ یہ لوگ جانتے ہی نہیں تھے کہ ہمارے بزرگوں میں سے ایسی ہستیاں بھی گذری ہیں، نہ جانے ایسی کتنی ہی عظیم ہستیوں کو ان کے آثار کی طرح ہم فراموش کر چکے ہیں کہ جنہیں یاد رکھنا ہمارا اولین فرض تھا، مقام شکر ہے کہ مرحوم علامہ سبحان علی خاں کے خاندان کے بعض افراد چند سال قبل اس بات کی طرف متوجہ ہوئے ہیں کہ ہمارے اسلاف میں کبھی ایسی ہستیاں بھی موجود تھیں کہ جن پر زمانہ فخر کرتا تھا۔

علامہ سبحان علی خاں کی کتاب **"الوجیزہ فی اصول الدین"** کے بارے میں یہ اطلاع ملنے کے بعد کہ ایران کے ایک کتاب خانہ میں یہ کتاب میسر ہے، لہٰذا ہم نے پہلی فرصت میں اسے حاصل کرنے کی کوشش کی اور کیمرہ کے ذریعے فلم حاصل کرنے کے بعد چاپ کرنے کی نیت سے ٹائپ کرنے کے لئے دے دی ہے یہ کتاب دو جلدوں میں ۵۰۴ صفحات پر مشتمل ہے، اور اسی طرح انکے بھائی جناب حسین خان کی کتاب بنام **"معتمد الشیعہ"** کے قلمی نسخہ کو تھران کے مجلس ملی کے رئیس کو خط لکھ کر حاصل کیا ہے، اس کتاب کے صرف دو ہی قلمی نسخوں کی ابھی تک ہم اطلاع حاصل کر سکے ہیں۔

**۸۔ جناب محترم سید مہدی خان بہادر** کی مذہب شیعہ کے خلاف تحریر کی جانے والی کتاب **"آیات بینات"** کے محکم ترین ۱۰ **دس عدد جوابات** میں سے کوئی ایک جواب بھی اس وقت علمی

دنیا میں موجود نہیں ہے۔ جب کہ اصل کتاب " **آیات بینات** " بارہا کراچی ،لاہور اور ہندستان سے چھپ چکی ہے اور چھپ رہی ہے ان جوابات میں سے اہم ترین جواب خان بھادر کے بھائی سید امیر حسین کا ہے جس کا نام "**آیات محکمات درجواب آیات بینات**" جو دو ضخیم جلدوں میں ہے صرف ایکبار زیور طباعت سے آراستہ ہو سکا۔

**۹۔ فخر الحکماء علامہ سید علی اظہر کھجوی (۱۸۶۱۔ ۱۹۳۳م)** اور ان کے فرزندوں کی ایک سو سے زائد دفاع مذہب حقہ میں تاریخ و کلامی کتب میں سے چند انگشت شمار رسائل بعض اوقات میسر ہو جاتے ہیں باقی کتابیں طاق نسیان میں گم ہو چکی ہیں۔

خداوند کریم سے دعاہے کہ ان کے ورثاء کو یہ آثار زندہ کرنے کی توفیق عنایت فرمائے اور وہ یہ کام کر بھی سکتے ہیں کیونکہ ان کے پاس ہر قسم کے وسائل میسر ہیں، بعلل و وجوہ کی بناپر ان ورثاء کے نام ذکر نہیں کیے جارہے۔

**خلاصہ** یہ کہ یہ ایک قومی وملی المیہ ہے یہاں پر ہزاروں میں سے صرف چند نمونے ذکر کیے ہیں ورنہ اس درد دل کو پیش کرنے کے لیے اور خصوصی طور پر ان مظالم کی داستان جسمیں دشمن کس طرح اس علمی سرمایہ کو نابود کرنے کے لئے گھات لگاے بیٹھا ہے اور آج تک نہ جانے کتنے ہی قیمتی آثار ایسے ہیں کہ جن کو دشمن نابود کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ یہ وہ داستان غم ہے جسے پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے، جسے اس مختصر سی تحریر میں پیش نہیں کیا جاسکتا بلکہ

سفینہ چاہیے اس بحر بی کراں کے لئے

یہ بات ذہن نشین رہے کہ مذہب اہل بیتؑ کو کم رنگ کرنے اور اسی طرح ملت مسلمہ وخصوصا موالیان اھل بیتؑ کے علمی ذخیرہ کو ختم کرنے کا منصوبہ ملت تشیع کے خلاف دشمنوں کی دیگر دسیوں سازشوں میں میں سے ایک سازش ہے، وہ مختلف بہانوں سے انہیں باہمی اختلاف میں دست گریبان کر کے اختلاف کا شکار بنا کر، نہ فقط یہ کہ وہ اس طرح ملت کی ضائع ہونے سے

بچ جانے والی علمی میراث کو غارت کردے گا۔ بلکہ اپنے داخلی و خارجی آلہ کاروں کے ذریعہ ملت کے نوجوانوں کو اپنے محسنوں کا دشمن بھی بنانے میں مصروف ہے اور کسی حد تک وہ کامیاب بھی ہو چکا ہے۔یاد رہے کہ بعض نادان دوستوں کی احمقانہ حرکات بھی دشمن کے اس منصوبے کو مکمل کرنے میں مددگار ثابت ہو رہی ہیں،اسی وجہ سے امیر المومنین فرمایا تھا:

**"دو گروہوں، نادان دوستوں اور ہوشیار دشمن نے میری کمر توڑ دی ہے۔"**

لہٰذا نادان دوستوں اور ہوشیار دشمنوں کے ان تمام حربوں کا مقابلہ کرنا اور اپنی اس علمی میراث کی حفاظت فقط ضروری ہی نہیں بلکہ واجب ہے،اس لیے تمام موالیان اہل بیت علیہم السلام سے درخواست ہے کہ جس کسی سے جس طرح بھی ممکن ہو سکے اس میراث کی حفاظت میں قدم اٹھایئں ورنہ زمانے کے ساتھ ساتھ یہ ضائع ہونے سے محفوظ رہ جانے والی میراث میراث بھی ماضی کی طرح نابود ہو جائے گی۔ جس کی وجہ سے موجودہ اور آنے والی نسلوں کو معنوی اور مادی اعتبار سے ناقابل تصور عظیم نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اس علمی میراث کے ضائع ہونے سے معنوی نقصان کی حد معین کرنا تو ممکن نہیں البتہ مادی اعتبار سے ان ہزاروں بیش بہا قیمتی گوہروں میں سے ہر ایک علمی گوہر اگر مل جائے تو اس کا ایک ایک صفحہ لاکھوں کی قیمت کا حامل ہے۔اس خطرے کو محسوس کرتے ہوئے اور احساس مسؤلیت کے پیش نظر خدا کی بابرکت ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے: **"مرکز احیاء آثار برصغیر"** وجود میں آیا ہے جس کا اصلی ترین ہدف ملت مسلمہ کے بزرگوں اور محسنوں کی یاد کو تازہ اور ان کی علمی میراث کو زندہ کرنا ہے۔انشاء اللہ تعالی!

## اہداف

اگرچہ اس مرکز کا اصلی ہدف علمی میراث کو زندہ کرنا ہے، لیکن یہ مرکز اس اصلی ہدف کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے مندرجہ ذیل فرعی اہداف کو لے کر آگے بڑھے گا:

### ۱۔احیاء میراث علمی

یہ احیاء میراث چند طریقوں سے ممکن ہے:

**الف) کتابوں کی اشاعت**

**ب) کتابوں کی CD,s؛تیار کرنا**

**ج) فوٹو کاپی:** (اصل کتاب کے نہ ملنے کی صورت میں اسکی فوٹو کاپی حاصل کی جائے گی،)

**د) لائبریری کا قیام**

جس کے ایک حصے میں صرف برصغیر کے علماء اور دیگر دانشوروں کی مخطوطہ و مطبوعہ کتابوں کو محفوظ کیا جائے گا۔

### ۲۔ شیعی دائرۃ المعارف

اس کتابی مجموعے میں برصغیر کی شیعیت سے مربوط تمام مباحث کو پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

### ۳۔کتابوں کی فہرست کی تدوین

اس کتابی مجموعے میں برصغیر کی شیعہ تالیفات (مخطوطات اور مطبوعات) کی توصیفی معرفی کی جائے گی۔

**۴۔ شیعہ اکابرین کا تذکرہ**

اس کتابی مجموعے میں برصغیر کے شیعہ علماء اور دیگر دانشوروں کے مجموعی حالات زندگی پر روشنی ڈالی جائے گی۔

**۵۔ سیمنار**

ملت کے بزرگوں اور محسنان اسلام کی یاد میں سیمینار کا انعقاد کرنا۔

**۶۔ یاد نامے**

یعنی بعض علماء اعلام کے حالات زندگی اور ان کی علمی واجتماعی کاوشوں پر مشتمل مستقل کتاب تحریر کرنا۔

**۷۔ تراجم کتب**

برصغیر کے علماء اعلام کی عربی اور فارسی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کیا جائے گا گے اور بعض اردو کتابوں کا فارسی اور عربی میں ترجمہ کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالی

**۸۔ نشر مجلّہ**

"میراث برصغیر" کے عنوان سے شش ماہی مجلّہ کی اشاعت و تشہیر۔

**۹۔ ویب سایٹ**

انٹرنیٹ کے ذریعے ان مطالب کو ملکی حدود سے باہر ساری دنیا تک پہنچایا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالی

**آپ مندرجہ ذیل طریقوں سے اس مرکز کے ساتھ تعاون کرسکتے ہیں:**

- مالی تعاون؛
- اہداء کتب؛
- نادرالوجود کتابوں کی فوٹو کاپی یاCdsارسال کر کے،
- قلمی ودیگر قدیمی کتابوں کے بارے میں فون،ایمیل یا خط کے ذریعہ اطلاع دے کر کہ فلاں کتاب فلاں صاحب یافلاں کتابخانہ میں ہے؛
- جن کے پاس قلمی ونادرالوجود کتابیں ہیں۔ وہ مرکز سے مربوط افراد کو فوٹو لینے کی اجازت دیں؛
- جن کتابوں کو یہ مرکز شائع کرنا چاہتا ہے۔ آپ اپنے بزرگوں کے ایصال ثواب کی نیت سے اس کتاب کو شائع کرواکر؛
- محققین اور مترجمین مرکز کی انتخابی کتابوں کی تحقیق وترجمے میں تعاون فرماکر،۔
- دائرۃ المعارف، فہرست کتب،اور تذکرہ اکابر شیعہ سے مربوط کتب کی تدوین کے لئے شیعہ مذہب سے مربوط اطلاع فراہم کرکے **مثلاً آپ اپنے علاقہ کے** یادیگر علاقوں سے متعلق موجودہ وگذشتہ شیعہ فقہی علماء کرام،مذہب وملت کے دلسوز اور حقیقی عزاداری کے مروجین ذاکرین حضرات، اطباء وحکماء، مستبصرین یعنی اپنے سابقہ مذہب کو چھوڑ کر مذہب شیعہ کو قبول کرنے والے حضرات کے حالات،اسی طرح مذہب کے خدمت گذار شیعہ وزرا، وقبائلی رؤسا، شیعہ خاندانوں، شیعہ حکمرانوں، شیعہ اولیاء کرام،و دیگر اہم ترین شیعہ شخصیات کے حالات زندگی ارسال کرکے،اسی طرح اہم ترین ماتمی انجمنیں، امام بارگاہیں، شیعہ مساجد، شیعہ مدارس، شیعہ کتاب خانے، شیعہ موقوفات، شیعوں سے متعلق دیگر

مقامات، شیعہ سے متعلق ہر قسم کی چھوٹی بڑی اور ہر موضوع سے مربوط کتاب کے بارے میں اطلاع ،اور اسی طرح شیعہ علماء کرام ودیگر دانشوروں اور مذہب کے دیگر محسنوں کے اور اسی طرح شیعہ مقامات سے مربوط فوٹو ارسال کرکے وغیرہ وغیرہ شیعہ مذہب سے مربوط ہر قسم کی اطلاع فراہم کرکے آپ اس کار خیر میں حصہ لے سکتے ہیں۔

**○ نوٹ:**

آپ جس قسم کی بھی اطلاع فراہم کریں مستند ہونی چاہیے، **اور** اگرآپ کی یہ اطلاع مقالہ کی شکل میں ہوں تو دائرہ المعارف میں اسے آپ کے ہی نام سے تحریر کیا جائے گا، لہٰذا اسے مستند ومستدلل طریقہ سے تحریر ناضروری ہے، البتہ مرکزاس کو مفید بنانے کے ترمیم واضافہ کا حق رکھتاہے، اور حتی المقدور چاپ کرنے سے قبل ایک دفعہ صاحب مقالہ کو یہ مقالہ دیکھا یا جاے گا،اس لیے آپ اطلاع ارسال کرتے وقت اپنا مستقل اور عارضی پتہ اور رابطہ نمبر اور E-mail ضرور تحریر فرمائیں۔ شکریہ

**رابطہ**




**طاہر عباس اعوان**

Mob: ۰۰۹۸-۹۳۵-۹۳۶۰۷۹۴

Ph: ۰۰۹۸-۲۵۱-۸۷۴۲۶۹۶

۰۰۹۸-۲۵۱-۸۸۴۸۷۴۶

E-mail: tahirabbasawan@yahoo.com

نیروگاہ خیابان توحید کوچہ ۳۴ پ ۵۵ قم،

جمہوری اسلامی ایران




**مولانا عباس رضا**

Mob:۰۳۰۰۲۱۶۶۹۹۸

A-۷۵۶ محمدی ڈیرہ، ملیر ۱۵ کراچی پاکستان

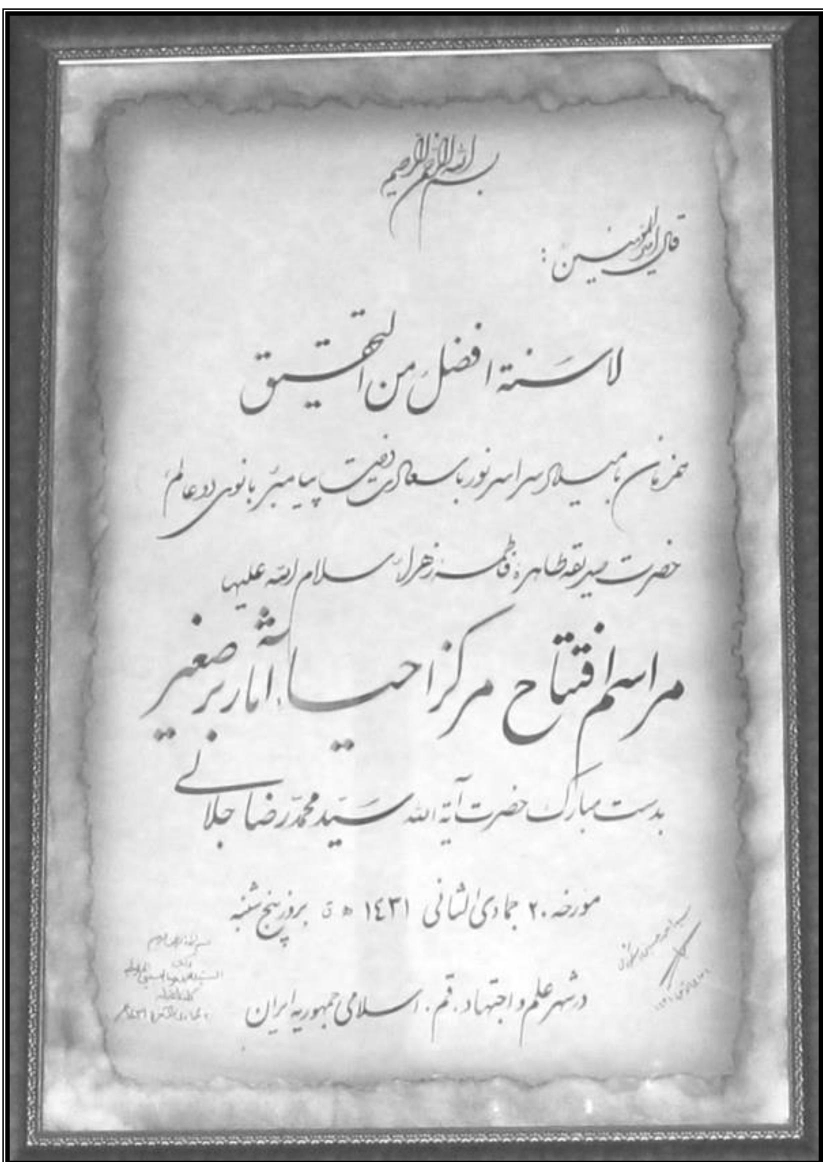
# مرکز احیاء آثار برصغیر کے افتتاحی تقریب
# کی
# تصویری جھلکیاں







حضرت سیدہ طاهره فاطمه زهرا سلام الله علیها
مراسم افتتاح مرکز احیاء آثار برصغیر
بدست مبارک حضرت آیة الله سید محمد رضا جلالی
مورخه ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۳۱ ه‍ ق بروز پنجشنبه
در شهر علم و اجتهاد، قم، اسلامی جمهوریه ایران


بسم الله الرحمن الرحیم
قال امیر المؤمنین :
لا سنة افضل من التحقیق
همزمان با میلاد سراسر نور با سعادت دخت پیامبر بانوی دو عالم
حضرت صدیقه طاهره فاطمه زهرا سلام الله علیها
مراسم افتتاح مرکز احیاء آثار برصغیر
بدست مبارک حضرت آیة الله سید محمد رضا جلالی
مورخه ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۳۱ ه ق بروز پنج شنبه
در شهر علم و اجتهاد، قم، اسلامی جمهوریه ایران